الحمد للہ

افتاے حرمین کا تازہ عطیہ

۱۳۲۸ھ

الحمد للہ

رسالہ علم غیب پر مکہ معظمہ کی تصدیقات آگئین

الحمد للہ

غایۃ المامول مین وہابی ساختہ بہتانون کا کچا
چٹھا بیت اللہ نے کھول دیا

الحمد للہ

منور علی رامپوری کے افتراؤن اور بے پڑھے
شیبی صاحب کی طرف منسوب خطے کی خطاؤن کا لفافہ کھل گیا

الحمد للہ

مسئلہ علم غیب مین مذہب حق کا آفتاب چمکا

اور بفضلہ تعالی

مطلع مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی سے طالع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلاۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی والہ وصحبہ اولی الصدق والصفا

الحمد للہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے فدائیون کو وہ عظیم بشارت جس سے ایمان کی کلیان کھل جائین

الحمد للہ

جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا اللہ نے کافرون کی بات پست کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ مسلمانو اللہ و رسول کے بدگویون نے جو جو ناپاک گستاخیان رسالہ حفظ الایمان و تحذیر الناس و براہین قاطعہ وغیرہا مین کین جنپر علمائے کرام حرمین شریفین نے حکم کفر دیا اور صاف فرما دیا کہ جو ایسون کے کفر مین شک لائے خود کافر ہے کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین اونکے بیان مین بفضلہ تعالے مدت سے عرب و عجم مین شائع ہو چکی اور تمہید مبارک تمہید ایمان بآیات قرآن نے آیات قرآنیہ سے بتا دیا کہ ایمان محبت و تعظیم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نام ہے اور یہ بدگو قطعاً مرتد ہین جنکے کفر پر خود قرآن عظیم فتوے دے رہا ہے۔ مرتدون نے ہزار پیچ و تاب کھائے مگر بحمد اللہ تعالی ان مبارک کتابون کا ایک حرف نہ ہلا سکے سالہا سال سے چھاپ چھاپ کر مناظرہ کی دعوتین دین مگر اکابر کا دم بند ہے۔ غل مچانے کے لیے جو دو طفل مکتب ایک ثناء اللہ امرتسری

دوسرا کوئی شخص مرتضے حسن دربھنگی اوچھالے اونھین بھی یہ پٹی پڑھادی کہ غل پکار مچائے جانا اور حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ وتمہید ایمان ۱۳۲۶ھ کے گھاٹ ہرگز نہ آنا ان اکابر اصاغر سب کو جو جو ذلتین اللہ عزوجل نے دین ظفر الدین الجید ۱۳۲۵ھ وظفر الدین الطیب ۱۳۲۷ھ و کین کرشس بنجہ پیچ براڈیٹر ایچ ۱۳۲۷ھ وبارشس سنگی بر قفائے دربھنگی ۱۳۲۷ھ وپیکان جانگداز برجان مکذبان بے نیاز ۱۳۲۸ھ وضروری نوٹس ونیاز نامہ وکشف راز وغیرہا کے ملاحظہ سے ظاہر ہین۔ بدگویون نے جان بچانے کی بڑی دوڑ مسئلہ علم غیب رکھی تھی اون اصول ایمان سے بھاگ کر علم ناکان دہا کیون کے فرعی مسئلہ کی طرف دوڑتے ۱۳۲۸ھ اور وہان بھی کچھ نہ بنتی تو افتراؤن بہتانون سے کام لیتے جنکا حال رسالہ خالص الاعتقاد سے روشن کتب ورسائل مذکورہ کا تو بال بیکا نہ کرسکے نہ اپنے اکابر خبابان گنگوہی ونانوتوی وتھانوی صاحبان وغیرہم سے کفر اوٹھا سکے مگر دھو کے بازیون افترا پردازیون سے ایک مہمل رسالہ بنام غایۃ المامول مسئلہ غیب مین شائع کیا اور وہان بھی واقعی بحث سے کام نہ چلتا دیکھکر ان افتراؤن سے کام لیا کہ معاذ اللہ اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہم الاقدس نے اپنے رسالہ علم غیب مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم کو علم الٰہی کے برابر بتایا ہی صرف قدیم وحادث کا فرق رکھا ہی فقط ذات وصفات الٰہی کو مستثنے کیا ہی اور جمیع معلومات غیر متناہیہ بالفعل کو محیط مانا ہی علم الٰہی کے ساتھ اس احاطہ کی خصوصیت کا انکار کیا ہی۔ الحمد للہ آدمی اپنی غرض کو جھوٹ بول لیتا ہی مگر ایسے جیتے افترا حضرات وہابیہ ہی کا خاصہ ہی پھر بھی نہین کہ رسالہ مبارکہ مین ان خرافات کا پتا نہ ہو۔ نہین نہین بلکہ اوسمین جا بجا صاف صریح انکار دلکھا ہی اسکی نظیر یہی ہو سکتی ہی کہ کوئی بے ایمان کہے قرآن مجید مین مسیح کو خدا بتایا ہی پھر ان افتراؤن کو حضرت برزنجی صاحب کے سر باندھ دینا کیا اچنبھا ہی لطف یہ کہ خبثا نے گھایا اور گال نہ کہا برزنجی صاحب نے

ان اختراعی قولون پر بھی اتنا ہی حکم دیا کہ غلط ہے اور تفسیر پر جرأت۔ ناچار اشقیا نے افترا پر افترا کی ٹھین چڑھا کر ایمان تو تھا ہی نہین حیا کہان سے آتی بیدھڑک چھاپ دیا کہ معاذ اللہ علمائے حرمین شریفین نے عموماً اور برزنجی صاحب نے خصوصاً (دشمنان) اعلیحضرت پر حکم کفر لکھا ہے اسپر ادھر سے فوراً پانسو ۵۰۰ روپے کا اشتہار چھپا کہ ایک ہفتہ مین ثبوت دو میعاد گزر گئی سب اوندھے۔ مدت کے بعد وہابیہ نے پھر اور جدید افترا ات بڑھا کر ایک پرچہ چھاپا اوسپر مسلمانون نے تین ہزار روپے کا اعلان دیا اور تین ہفتہ کی مہلت۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ کذابون کے سر ٹوٹ گئے دم چھوٹ گئے دل اولٹ گئے جگر پھٹ گئے ہونٹ سل گئے کافرون کو قیامت سے پہلے ہی الیوم نختم علی افواھھم کے تمغے مل گئے فقطع دابر القوم الذین ظلموا وقیل بعدا للقوم الظلمین والحمد للہ رب العلمین کافرون کی موت تو اسی قاہر ذلت پر ہو گئی مگر غایۃ المامول کی دو باتین باقی تھین ایک تو وہی افترا ات کہ وہابیہ نے گڑھے۔ دوسرے مسئلۂ علم خمس مین خلاف کہ بعض اہل ظاہر کی طرح یہ شبہ حضرت برزنجی صاحب کو بھی ہے اور کفار وہابیہ یہین کچھ گنجائش پا کر بار بار اسی پر بہکتے اور ایک فرعی اختلافی مسئلہ کے سہارے معاذ اللہ کفر و شرک تک سرکتے ہین۔ مکہ معظمہ مین بھی ان ہندی اشقیا نے یہی جال پھیلانا چاہا تھا جسپر اعلیحضرت ۱۳۲۳ مدظلہ نے مبسوط رسالہ مبارکہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صرف ایک دن سات گھنٹے مین تصنیف فرما کر بھیجدیا اور اللہ عزوجل نے تمام بلد الحرام مین اون خبیثون کو ذلیل و بدنام و مردود و ناکام کیا جس شب کو یہ رسالہ کہ محمدی فوج کا منصور و مظفر رسالہ ہے پہنچا اوسیکی صبح کو خلیل احمد انبہٹی صاحب جانشین جناب گنگوہی صاحب مختفی و زرد پوش ہوئے بیگ مینی و دوگوشی مکہ معظمہ

فرار ہوگئے جسکا حال خط حضرت قدوۃ العلماء علامہ شیخ صالح کمال مکی مفتی حنفیہ
بنام حضرت مولنا سید اسمعیل افندی محافظ کتب حرم مکہ معظمہ سے روشن ہی
ایک وہ نکے وہابی احمد فقیہ نے وہابیہ ہنود کو مدد دی تھی اقدس حضرت شیخ
العلماء حضرت سید احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الشریف کے حقیقی بھتیجے حضرت
مولنا سید عبد اللہ دحلان جیلانی مکی فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے اوسکی یہ حالت
کردی کہ اگر گھر سے باہر نکلتا تو مکہ معظمہ کا بچہ بچہ جوتے سے اوسکی خبر لیتا آخر بھاگ کر اوسی
دار الامان ہندوستان مین پناہ لی اور کچھ دنون یہان رہکر سقر کو فرار ہو گیا
اعلیحضرت دام ظلہم الاقدس نے یہ مبارک رسالہ سوالات وہابیہ کے جواب مین
تصنیف فرمایا جس نے اونکی قلعی کھولدی اور لعون واحد قہار اونپر آخری بول دی
اس سے زیادہ توجہ کی اوسپر حاجت نہ تھی حضرت والا کو کتاب مستطاب
حسام الحرمین شریف پر تقریظات کا اہتمام تھا یہ کام بفضل الٰہی دعاء حضرت
رسالت پناہی جل وعلا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بخیر و خوبی انجام کو پہنچا پھر
خاکبوسی سرکار اعظم مدینہ طیبہ کا شرف مولی تعالی نے عطا فرمایا وہان کے علمائے کرام
نے اوسکو مزین بتصدیقات فرمایا رسالہ مبارکہ الدولۃ المکیہ کی متعدد نقلین علمائے کرام
مکہ معظمہ نے نہایت خواہش سے لین پھر علمائے کرام مدینہ منورہ اوسکے دیکھنے
کے خواستگار ہوئے اور دو حضرات کرام مفتیان حنفیہ نے خود ہی اوسپر تقریظین
فرمادین زیادہ کی نہ فرصت تھی نہ توجہ یہانتک کہ وطن مین تشریف لاکر اسوقت تک
اوسکے طبع کا بھی سامان نہ فرمایا جسکے سبب کذابون نے اوسپر جھوٹ باندھنے
کا رستہ پایا اب کہ غایۃ المامول مین وہابی افتراؤن نے سر اوٹھایا اعلیحضرت
دام ظلہ نے علمائے کرام مکہ معظمہ کو خطوط لکھے کہ رسالہ کی نقول آپ حضرات کے
پاس موجود ہین مفترون کے کذب دیکھیے اتنی شہادت مسلمانون کی مطلوب ہی کہ آیا اوس رسالے مین

یہ اختراعی اقوال ہین جو غایۃ المامول مین اوسکی طرف منسوب کیے ہین یا برغم مفتریان اوسمین صاف صریح انکار دہر اللہ عزوجل اون علمائے کرام حامیان اسلام کو جزائے خیر دونون جہان مین عطا فرمائے اونھون نے ایک خاص شہادت کے عوض خود رسالہ مبارکہ کو اپنی تقریظات علیہ و تصدیقات جلیہ سے مزین فرماکر عطا کیا اور اون افتراؤن کا سخت جھوٹ کذب دروغ تہمت بہتان مردود ملعون ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر فرمادیا الحمد للہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رب کا کرم اور اونکا فضل ہے واللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی وصلی اللہ تعالی علی ھذا الحبیب المجتبی الشفیع المرتجی وعلی الہ وصحبہ ابد الابد امین الحمد للہ ان مبارک تقریظات سے تین فائدۂ جلیلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عطا فرمائے اولا۔ غایۃ المامول مین وہابی افتراؤن کا مونھ کالا ہوا۔ دوم خبیث مفتریون نے جو اپنی شیطانی تحریرون مین غل مچائے تھے کہ اُس مسئلہ مین تمام اہل مکہ معاذ اللہ اعلیحضرت کے مخالف ہین الا ایک شخص اگرچہ مسئلہ مین اونھون نے بالکلیہ موافقت نہ کی اور انکے سوا صدہا ملعون خرافات کہ ایک امپوری ہابی منور علی ذی بھین یا ایک بے پڑھے مکی عبد القادر شیبی کے نام سے شائع ہوئین بفضلہ تعالی سب کا کذب آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا سوم مسئلہ علم غیب کا بھی بفضلہ تعالی انکشاف تام ہوا اور یہ بھی کہ علمائے کرام مکہ معظمہ نے اوس مسئلہ کو کس درجہ تحسین و پسند کے ساتھ قبول فرمایا اور کذاب مفتریون کو اللہ عزوجل نے روز بد دکھایا والحمد للہ رب العلمین رسالہ مبارکہ بفضلہ تعالی خود ہی مبسوط ہے پھر اوسپر تقریظات پھر ان سب کا ترجمہ ایک پوری کتاب ہے اور آج نہم شعبان معظم روز جان افروز دوشنبہ ہے اور بعونہ تعالی ١٩ شعبان مکرم کو مدرسہ مبارکہ اہلسنت وجماعت کا

جلسہ ہو دس دن مین سب کا ترجمہ ہونا طبع ہونا متیسر نہین نہ یہی مناسب کہ عہد
مبارکہ کا سالانہ جلسہ اس عظیم تحفہ حرم محترم سے خالی رہے رسالہ مبارکہ کے
دو حصے ہین اول مین بیان مذہب حق اور دوسرے مین وہابیہ مخذولین پر رد
یہ چند اوراق بطور مژدہ زود رس شائع کیے جاتے ہین جنمین مضامین حصہ اول و
تصدیقات علمائے کرام کا نہایت اجمالی خلاصہ ہے اسیقدر سے بعونہ تعالی مذہب
حق کی توضیح اور اغلاط غایۃ المامول کی تغییر و تصحیح اور افترات وہابیہ کی
تذلیل و تفضیح ہوجائیگی وللہ الحمد اسکے بعد بعونہ سبحنہ وتعالی کامل رسالہ مع تقریظات
حسام الحرمین شریف کی طرح عربی و اردو شائع ہوکر مسلمانون کی آنکھ کی ٹھنڈک
ہوگا وباللہ التوفیق وللہ الحمد وصلی اللہ تعالے علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ابدا آمین

سعید محمد عبد الرحمن قادری رضوی بیتھوی ۹ شعبان معظم سنہ ۳۲۹ھ

خلاصہ نامہ اعلیحضرت مفتی حنفیہ بنام حضرت حافظ کتب حرم مکہ معظمہ

صاحب فضیلت و اخلاق حضرت سید اسمعیل افندی حافظ الکتب۔ ہمارے پاس ایک ہندی
خلیل احمد نام ہمکو ملنے آیا اسلیے کہ مین نے اوسکی کتاب براہین قاطعہ کا تذکرہ
حضرت شریف سے کردیا تھا۔ مین نے کہا تو انبہٹی ہے۔ کہا ہان۔ مین نے کہا تجھ پر افسوس
تو نے کیونکر وہ شنیع کلام لکھے اور خدا کا جھوٹا ہونا جائز کیا مین تو تجھے زندیق لکھ چکا ہون
اور اب تو کیسے منکر ہوتا ہے کتاب چھپ چکی ہے۔ بولا اے سردار میرے وہ کتاب تو میری ہے مگر مین نے
اوسمین خدا کا کذب ممکن نہین لکھا اور لکھا ہو تو اب مین توبہ کرتا ہون۔ مین نے کہا براہین
نکالون اور تجھے دکھا دون جو گستاخی تو نے اللہ کی جناب مین کی ہے تو عذر کرنے لگا اور بولا
مجھ پر کسی نے جھوٹ باندھ دیا ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ چھپی ہوئی کتاب سے کیسے مکرتا ہے اور مین سمجھ لیا کہ یہ رافضیون
کا سا تقیہ ہے مین نے چاہا تھا کہ کتاب نکالون اور کسی مترجم کو بلا کر اوسپر ثابت کرکے توبہ لون مگر وہ دوسرے
ہی دن جدہ کو بھاگ گیا فقط محمد صالح کمال۔ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳

محمد صالح کمال

خلاصۂ مقاصد و مطالب رسالہ علیہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ ۱۳۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حمد و نعت کے بعد یہان مکہ معظمہ مین روز دوشنبہ وقت عصر ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۲۳ کو بعض ہنود کی طرف سے علم حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے باب مین میرے پاس ایک استفتا آیا وہابیہ کے اکابر کہ ہمارے رب عز و جل کو جھوٹ کا عیب لگاتے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان گھٹاتے ہین مین نے اونکے رد مین بکثرت کتابین تصنیف کین اور اونکے بڑون کو مناظرہ کی طرف بلایا مگر اونمین کوئی ایک حرف نہ بول سکا۔ اب یہان یہ سوال بھیجا اس گمان پر کہ مکہ معظمہ مین میرے پاس کتابین کہان اور ادھر حاضری مدینہ طیبہ کی جلدی ہی جواب نہ ملیگا تو کہنے کو ہوجائیگا کہ ہمنے بھی ایک بار چپ کر دیا اگرچہ مین اونکے اکابر کو ہزار بار چپ کر چکا ہون اور نہ سمجھے کہ اس دین کا حافظ اللہ ہی اور وہ ایک کُن سے جو چاہے کر دیتا ہی مین جواب کے دو حصے کرتا ہون پہلے مین منصف تحقیق طلب کے لیے بیان حق اور دوسرے مین وہابیہ پر رد

حصہ اول

چھ فصل پر مشتمل

فصل اول مسلمان کا ایمان پورے قرآن پر ہی جس قرآن نے فرمایا کہ آسمان و زمین مین اللہ کے سوا کوئی غیب نہین جانتا اوسی نے فرمایا کہ اللہ اپنے غیب پر مسلط نہین کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولون کو اور فرمایا (اے عام لوگو) اللہ تمھین اپنے غیب پر مطلع کرنے کو نہین ہان اپنے رسولون سے جسے چاہے چن لیتا ہی اور فرمایا یہ نبی غیب کے بتانے مین بخیل نہین اور فرمایا (اے نبی) اللہ نے تمھین سکھا دیا جو کچھ تمھارے علم مین نہ تھا اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہی اور جا بجا فرمایا یہ غیب کے

علم ہم تمھین دیتے ہین تو نفی بھی حق ہی اور اثبات بھی حق ہی اور اوسکا طریقہ یہ ہی
کہ علم ذاتی جو کسی کے دیے سے نہ ہوا اور علم محیط کہ جملہ معلومات الٰہی کو بالتفصیل شامل
ہو یہ صرف اللہ عزوجل کے لیے ہین اور علم عطائی غیر محیط یہ خاص مخلوق کے لیے ہی
اللہ کا علم غیر متناہی بالفعل کو محیط ہی بلکہ ہر ذرہ مین اوسکے لیے علوم غیر متناہیہ ہین
اور مخلوق کا علم کتنا ہی کثیر ہو یہانتک کہ روز اول سے روز آخر اور عرش سے
فرش تک سب کو محیط ہو جائے پھر بھی غیر متناہی بالفعل نہین ہو سکتا کہ روز اول
و آخر دو حدین ہین اور عرش و فرش دو کنارے اور جو چیز دو حدون کے اندر
ہو غیر متناہی نہین ہو سکتی بلکہ جمیع مخلوقات کے مجموع علوم ملکر اللہ عزوجل کے
علم سے وہ نسبت نہین رکھ سکتے جو ایک بوند کے کرورین حصے کو کرور سمندرون
سے کہ بوند کا یہ حصہ اور کرور سمندر دونون محدود ہین اور محدود کو محدود سے کچھ
نسبت ضرور ہی مگر علم جملہ مخلوقات متناہی ہی اور علم الٰہی غیر متناہی تو نسبت ناممکن
پھر جس طرح یہ قسم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونا یقینی ہی یونہین علم غیب قسم دوم
کا عباد اللہ کو ملنا ضروری دینی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمین ایمان بالغیب کا حکم دیا اور ایمان
تصدیق ہی اور تصدیق علم تو جسے امور غیب کا علم نہ ہو تصدیق نہین کر سکتا اور جب
تصدیق نہ کریگا ایمان نہ ہو گا تو ثابت ہوا کہ وہ جو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے
علم غیب کی مطلق نفی کرتے اور کہتے ہین حضور کو نہ اپنے خاتمہ کا حال معلوم تھا
نہ اپنی امت کے خاتمہ کا وہ کافر ہین اور بکثرت آیات کے منکر **فصل دوم** ہماری
تقریر سے ظاہر ہوا کہ علم الٰہی سے مجموع علوم جملہ مخلوقات کی بھی مساوات کا خطرہ
مسلمانون کے دل مین نہین گزرتا انھون کو وہ فرق نہین سوجھتے جو اللہ و مخلوق
کے علم مین ہین وہ ذاتی یہ عطائی وہ واجب للذات یہ ممکن وہ ازلی یہ حادث وہ
غیر مخلوق یہ مخلوق وہ زیر قدرت نہین یہ مقدور وہ واجب البقا یہ جائز الفنا

اوسکا تغیر محال اسکا ممکن تو اگر کوئی شخص یہی گمان کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو شامل ہی تو اوسکا یہ گمان غلط و خطا ضرور تھا اگر
مساوات علم الٰہی اسمین بھی نہ ہوتی پھر کیونکر ہو سکتی ہی جبکہ ہم قاہر دلیلین قائم کر چکے
کہ علم مخلوق کا جملہ معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقلاً و شرعاً ہر طرح محال قطعی ہی تو وہابیہ
جو پیروان ائمہ کے اس کلام پر کہ روز اول سے ... آخر تک کے تمام ماکان ومایکون
کا علم ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہی حکم شرک کفر لگاتے اور اسے علم الٰہی سے
مساوات بتاتے ہین خود ہی شرک و کفر کے گڑھے مین پڑے ہین کہ اونھون نے
علم الٰہی کو اتنے ہی مین محصور جان لیا جب تو اسیقدر پر مساوات کا حکم لگا دیا تو
وہ علم الٰہی کو گھٹاتے اور اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہین خدا اونھین مارے کہان
اوندھے جاتے ہین **فصل سوم** ہماری اس تقریر سے کہ بندون کو صرف علم
عطائی غیر محیط ہی اور یہ ہر مومن کو حاصل ہی شاید کسی وہمی کو وہم گزرنے لگے کہ پھر
ہم مین اور انبیا مین فرق کیا رہا۔ یہ وہم اگرچہ کسی عاقل کو نہین گزر سکتا مگر وہابیہ عقل
سے دور نہین۔ دور کیسا واقع ہی جو ہولیا **اشرفعلی تھانوی** نے اپنی چورقی
حفظ الایمان مین صاف کہدیا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص
ایسا علم غیب تو ہر مجنون بلکہ جمیع بہائم کے لیے ہی اور تمام علوم غیب مراد ہین تو اسکا
بطلان نقل و عقل سے ثابت ہی ہٹ دھرم مردود نے نہ جانا کہ علم غیب عطائی
تو اصالۃً انبیا ہی کے ساتھ خاص ہی اور دوسرون کو انکی عطا سے ملتا ہی جیسا کہ آیات سے
گزرا پھر اورون کے قلیل علم کو علوم انبیا کے سمندرون سے کیا نسبت۔ انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کو جانتے
ہین بلکہ اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی یونہین ہم ابراہیم کو ساری سلطنت آسمانون
اور زمین کی دکھاتے ہین حدیث مین ہی بیشک اللہ نے میرے لیے دنیا کو اوٹھا لیا ہے

تو مین اوسے اور جو کچھ اوسمین قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہون
جیسا اپنی اِس ہتھیلی کو۔ یہ روشنی ہے کہ اللہ نے میرے لیے کی جیسی اگلے انبیا
کے لیے کی تھی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جنکا علم عالم کو وسیع ہے جنکو اونکے
رب نے سکھادیا جو کچھ اونھین معلوم نہ تھا جنکو تمام اگلون پچھلون کا علم عطا ہوا جو کچھ زمین
و آسمان مین ہے اونھون نے جان لیا جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے اونکے علم مین آیا
ہر چیز اونپر روشن ہوئی اور اونھون نے پہچان لی ہر شے کے روشن بیان کو اونپر
قرآن اوترا اسمین ہر چیز کی تفصیل اونھین بتادی مرد ود نے اونکے علم کو ہر پاگل
اور چوپائے سے برابر کر دیا کہ سب کو بعض ہے اور نہ جانا کہ ایک ذراسی بوند کی بھی بعض
ہے اور کرورہا کرور سمندر بھی بعض ہی ہین اور علم الٰہی سے ایک حصہ پھر کیا ذراسی بوند کی
کروروں سمندرون کے برابر ٹھہریگی۔ اگر فقط بعض کا صدق برابری کو کافی ہو تو خدا
کی قدرت کو بھی ہر پاگل اور چوپائے کی قدرت سے برابر ٹھہرا دے کہ آخر بعض حرکات
و افعال پر جانورون کو بھی قدرت ہے اور اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اوسے
اپنی ذات و صفات پر قدرت ہو ورنہ خدا نہ رہیگا کہ جو مقدور ہے ممکن ہے اور جو ممکن
ہے خدا نہیں تو یہان بھی بعض کا لفظ صادق آیا اور اس شقی کے طور پر ہر پاگل او چوپائے
کی قدرت خدا کی قدرت کے برابر ہوگئی۔ یہ لٹیم خود بھی اس فرق کو جانتا ہے مگر رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی فضیلت مٹانے کو اوسے دفع کر رہا ہے حقیقت کھولنا چاہو
تو اوسکے پاس جاکر کہو کہ اے علم و توقیر مین کتے اور سوئر کے ہمسر۔ دیکھو ابھی جل جائیگا
او سوقت اوس سے پوچھو کیا خدا کی طرح تجھے جمیع معلومات کا علم ہے اگر کہے ہان
تو خود کافر ہے اور اگر کہے نہ۔ تو اوس سے کہو کہ پھر علم مین تیری کیا خصوصیت بعض کا
علم تو کتے اور سوئر کو بھی ہے۔ یونہین کل تو قیر تیرے لیے نہین اور بعض سے کتے اور سوئر
بھی خالی نہین کہ کافر ادنے سے بھی ذلیل تر ہین اللہ فرماتا ہے وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں

مسئلہ علم غیب مین وہابیہ کی مکاری

فصل چہارم وہابیہ کو اللہ نے مخذول کیا عاجز ہو کر کہتے ہین ہان محمد صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے بعض اوقات بعض غیب بتائے اور تم بھی کل نہین
مانتے تو ہم تم متفق ہوئے مگر یہ اونکا مکر ہی اونکے کلمات تو یہانتک ہین کہ معاذ اللہ
خود اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہ تھا اونکے امام نے تقویۃ الایمان مین کہا کہ ایک پیڑ
کے پتون کی گنتی کا علم ماننا بھی شرک ہی اور صاف کہدیا کہ اگرچہ خدا کے بتلانے سے

گنگوہی کی خبرگیری

ماننے **گنگوہی** نے براہین قاطعہ مین کہدیا کہ اونھین دیوار پیچھے کا بھی علم نہ تھا اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کر دیا کہ یہ خود حضور نے فرمایا ہی اور بکمال
بیحیائی اوسکی روایت کو حضرت شیخ عبد الحق کی طرف نسبت کیا حالانکہ شیخ نے
یہ فرمایا ہی کہ اسکا کچھ ثبوت نہین تو کہان یہ اور کہان وہ جسپر قرآن عظیم و صحاح
احادیث ناطق ہین اور جس سے ائمہ کی کتابین مملو ہین کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کو سب اگلون پچھلون کا علم ملا ماکان و مایکون جان لیا ہر چیز حضور پر روشن ہو گئی
بات یہ ہی کہ وہابیہ انبیا کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہین اور روز اول سے قیامت تک
کی اشیا کے علم کو ایسا کثیر جانتے ہین جسے خدا اپنے محبوب کو دینے سے بھی عاجز ہی
حالانکہ ائمہ دین نے فرمایا کہ یہ تمام ماکان و مایکون کا علم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کے علم سے ایک ٹکڑا ہی جیسا کہ امام بوصیری نے بردہ شریف اور مولنا علی
قاری نے اوسکی شرح مین صاف فرمایا ہی **فصل پنجم** اگر تو کہے مین خوب سمجھ لیا کہ

غایۃ المامول کا بہتان

یہان نہ شرک کی گنجائش ہی۔ گمراہی کی کہ ہم نہ علم الٰہی سے برابر ہی مانتے ہین
نہ بے عطائے الٰہی حصول جانتے ہین اور عطائے الٰہی سے بھی بعض ہی کہتے ہین
ہان ہمارے اور وہابیہ کے بعض مین آسمان زمین کا فرق ہی بلکہ اس سے بھی بہت
زیادہ۔ وہابیہ کا بعض بغض و توہین کا ہی اور ہمارا عزت و تمکین کا جسکی قدر خدا ہی
جانے اور وہ جنکو عطا ہوا۔ اب مین اسپر قرآن و حدیث و اقوال ائمہ سے کچھ

دلائل سننا چاہتا ہون تو اے برادر دلائل کے دریا میرے رسائل مین چھلک رہے

ہین اور یہان اتنا کافی کہ **صحیح بخاری** مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

نے شروع آفرینش سے دخول جنت و نار تک کا حال بیان فرما دیا **صحیح مسلم** مین

ہے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب بتا دیا **صحیحین** مین ہے قیامت تک کی کوئی

چیز بتانے سے نہ چھوڑی **ترمذی** مین ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین

مجھپر ہر چیز روشن ہو گئی اور مین نے پہچان لی نیز **ترمذی** مین ہے جو کچھ آسمان و زمین

مین ہے مین نے جان لیا اور روایت مین ہے شرق تا غرب سب میرے علم مین آ گیا

صحیحین مین ہے جو کچھ مین نے نہ دیکھا تھا سب میری نگاہ کے روبرو ہو گیا اور حدیث

گزری کہ مین دنیا کو اور جو کچھ اوسمین قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہون

جیسا اپنی اس ہتھیلی کو **بردہ شریف** مین ہے یا رسول اللہ لوح محفوظ کے تمام

علوم حضور کے علم سے ایک ٹکڑا ہین **شرح مشکوۃ** شیخ عبد الحق محدث قدس سرہ

مین ہے حدیث کی یہ مراد ہے کہ حضور کا علم ہر کلی و جزئی شے کو محیط ہو گیا **شرح شفا** للخفاجی

و **شرح مواہب** زرقانی مین ہے حضور نے ہر چیز بیان فرما دی **مواہب لدنیہ**

مین ہے بیشک اللہ تعالی نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اول و آخر کے

علوم حضور پر القا کیے **امام محمد بوصیری** فرماتے ہین حضور کا علم تمام جہان کو محیط ہوا

امام ابن حجر شرح مین فرماتے ہین اللہ تعالی نے تمام ماکان و مایکون حضور کو بتا دیا

نسیم الریاض مین ہے آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے قیامت تک کی تمام مخلوقات

کو حضور پہچانتے ہین **قاضی** پھر **ملا علی قاری** پھر **مناوی** فرماتے ہین پاک جانون

پر کچھ پردہ نہین رہتا وہ سب کچھ ایسا دیکھتے سنتے ہین جیسا سامنے حاضر ہے **امام**

ابن حاج مکی و **امام قسطلانی** فرماتے ہین ہمارے علما نے فرمایا کہ رسول اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بعد انتقال بھی اپنی امت کو اوسیطرح دیکھ رہے ہین ور

قرآن و حدیث و اقوال ائمہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم غیب ماکان و مایکون کا ثبوت

[illegible]

اونکی ہر حالت اور نیت اور دلون کے ارادون اور خطرون کو پہچانتے ہین اور یہ سب
حضور پر ایسا روشن ہی جسمین اصلا پوشیدگی نہین علی قاری شرح شفا مین فرماتے
ہین رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر مین حاضر ہین مدارج شریف
مین ہی آفرینش آدم سے قیامت تک کا ہر ہر حال گزشتہ و آئندہ حضور پر ظاہر ہی
اوسی مین ہی جملہ علوم ظاہرہ و باطنہ و اول و آخر و تمام اشیا کو حضور کا علم محیط ہی شاہ
ولی اللہ صاحب لکھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے فیض سے
مجھے بتایا کہ بندہ کیونکر مقام قدس تک پہنچتا ہی جس سے تمام اشیا اوسپر روشن ہوجاتی ہین
خود قرآن عظیم مین فرمایا کہ ہمنے تمپر قرآن ہر چیز کا روشن بیان کردینے کو اوتارا اور
فرمایا اسمین ہر شے کی تفصیل ہی اور فرمایا ہمنے اس کتاب مین کچھ اوٹھا نہ رکھا اور
یہ وصف سارے قرآن کا ہی نہ ہر آیت یا سورت کا تو تمامی نزول قرآن پر حضور کو
جملہ اشیا کا علم حاصل ہو گیا اوس سے پہلے اگر بعض احوال یا قصے معلوم نہ ہوئے اور وحی
کے منتظر رہے تو یہ ان آیتون کے منافی نہین اور بالفرض کوئی دلیل ظنی ہو بھی تو قرآن عظیم
کی قطعی آیتون کا مقابلہ نہ کرسکیگی خود گنگوہی نے براہین قاطعہ مین کہا کہ اسمین
احاد حدیثین صحاح کی بھی معتبر نہین ہان ہان اب دہلوی دیوبندی گنگوہی
سارے وہابیہ جنگلی کوہی سب اکٹھے ہوکر ایک آیت یا حدیث متواتر ایسی دکھائین
جس سے قطعا ثابت ہو کہ بعد تمامی نزول قرآن کے بھی بعض وقائع حضور پر مخفی رہے
جنکا علم حضور کو ملا ہی نہین نہ یہ کہ باوصف علم حضور نے نہ بتایا یا کسی اشتغال عظیم کے
باعث ذہول فرمایا اور عجب یہ ہی کہ گنگوہی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
کو فضیلت علم ملنا تو باب عقائد سے ٹھہرایا کہ اوسمین بخاری و مسلم کی حدیثین بھی رد
کرے اور جب حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو ضعیف و
بے سند حکایتین بھی حجت بنالین یہانتک کہ اوس بے اصل روایت سے سند لایا

کہ مجھے دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں جسے محدثین فرما چکے کہ اس روایت کی کچھ اصل
نہیں تمہر مسلمانو اسکا اور کیا سبب ہی سوا اسکے کہ **گنگوہی** کے دل مین
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے فضائل کا بغض ہی جب تو اونکے ثبوت
مین بخاری ومسلم کی حدیثین بھی مردود بتاتا ہی اور اونکے انکار مین ہر ساقط و باطل
حکایت کا دامن پکڑتا ہی۔ کیا اسلام ایسا ہی ہوتا ہی۔ ہرگز نہیں قسم اس کعبہ کے
رب کی۔ یہ **براہین قاطعہ** وہی ہی جو **خلیل احمد انبہٹی** کی طرف منسوب ہی یہ
شخص اس سال حج کو آیا ہوا ہی اور ابھی یہان موجود ہی اسکے پیر **گنگوہی** نے
اسپر تقریظ لکھی اور اسکے حرف حرف کی تصدیق کی اور **علمائے حرمین شریفین**
اسکا رد ذکر چکے ہین **مفتی حنفیہ** مولنا شیخ صالح کمال نے فرمایا انبہٹی و گنگوہی
یقیناً **زندیق** ہین **مفتی شافعیہ** شیخ العلما مولنا محمد سعید نے فرمایا انبہٹی گنگوہی
شیطان و زندیق سے کمال مشابہ ہین **مفتی مالکیہ** مولنا عابد بن حسین نے فرمایا
براہین والا گمراہ گر ہی **مفتی حنبلیہ** مولنا خلف بن ابراہیم نے فرمایا **گنگوہی انبہٹی** کا
جو رد صاحب تقدیس الوکیل نے کیا سب حق ہی **مفتی مدینہ منورہ** مولنا عثمن
بن عبد السلام نے فرمایا براہین والا گمراہی کے گنڈون مین ڈوبا ہوا ہی اللہ تعا
کی طرف سے **رسوائی کا مستحق** ہی **سید وتری مدنی** نے فرمایا **گنگوہی**
و انبہٹی کے اقوال منقولہ **صریح کفر و بیدینی** ہین فقط۔ اسی براہین مین
اللہ تعالی کا جھوٹا ہونا ممکن بتایا رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا علم ابلیس
لعین کے علم سے گھٹایا مجلس میلاد مبارک کو معاذ اللہ جنم کنھیا ٹھہرایا بلکہ مجلس
شریف والون کو جنم کنھیا والون سے بدتر بتایا نیز اسمین علمائے حرمین شریفین کی
طرح طرح کی ہجوین لکھین اور دیوبندی ملّون کو اونسے بہتر ٹھہرایا۔ اللہ گمراہی سے
بچائے **فصل ششم** غیوب خمسہ کی خصوصیت بھی بامعنے نہین کہ اللہ تعالی کے

بتائے سے بھی انکا علم اوسکے بندون کو نہ ہوسکے بلکہ یہ پانچ تو اور بیشمار غیبون سے
ہلکے ہین تو انکا خاص ذکر یون ہی کہ جب انکو بے خدا کے بتائے کوئی نہین جان سکتا
تو اور کہ انسے بھی پوشیدہ تر ہین کیونکر بے بتائے معلوم ہوسکتے ہین روض النضیر
شرح جامع صغیر سے ہی حدیث مین جو ارشاد ہوا کہ ان پانچ کو خدا ہی جانتا ہی
اوسکے یہ معنے ہین کہ بے خدا کے بتائے کوئی نہین جانتا ورنہ بتائے سے تو انکے جاننے
والے موجود ہین خود ہمنے ایک جماعت کو دیکھا جنکو اپنی موت کا وقت معلوم تھا
اور جنکو پیٹ کا بچہ ایام حمل مین اور حمل سے پہلے معلوم ہوگیا شرح الصدور امام سیوطی
و بہجۃ الاسرار امام شطنوفی و روض الریاحین و خلاصۃ المفاخر امام یافعی وغیرہا
مین اولیائے کرام سے اسکی روایات بکثرت ہین جنکا انکار وہی کریگا جو محروم ہے
امام ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین فرماتے ہین اللہ تعالے نے اپنے بعض خاص بندون
کو بہت سے غیب بتائے یہانتک کہ اون پانچ سے جنکو حدیث مین فرمایا کہ خدا کے
سوا کوئی نہین جانتا شیخ محقق نے شرح مشکوۃ مین اسی حدیث کے نیچے فرمایا کہ
معنے یہ ہین کہ بے خدا کے بتائے کوئی انکو اپنی عقل سے نہین جانتا امام عینی نے
شرح صحیح بخاری مین فرمایا امام قرطبی نے فرمایا جو بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کے بتائے ان پانچ غیبون سے کسی کے علم کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہی دیکھو
صاف بتا دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ان پانچون غیبون کو جانتے ہین
اور جسے چاہین تعلیم فرما سکتے ہین علامہ بیجوری نے شرح بردہ شریف مین فرمایا

ل مثلا پیٹ کے بچہ سے دل کا راز زیادہ مخفی ہی کہ پیٹ کا بچہ جسم ہی طب مین نر و مادہ پہچاننے کے بعض قرائن
و علامات بتائے ہین اور اب تو آلہ ایسا نکلا ہی جس سے اوسے دیکھ لیتے ہین آدمی اپنے بعض افعال کو ظنا
خیال کر لیتا ہی کہ کل مجھے یہ کرنا ہی اور اصلا خیال مین نہین لا سکتا کہ اوسکی ساتوین پشت مین جو لڑکا ہوگا
اپنے بیسوین سال شروع ہوتے وقت کیا کرتا ہوگا یونہین ایک پانچ قیاس کرسکتا ہی کہ غالبا اسی سرزمین پر
مریگا اور اوس لڑکے کی نسبت کچھ قیاس نہین کرسکتا مینہ پر فصل و موسم و ہوا و سحابہ و بخارات دریا وغیرہا
قرائن عادیہ ہین جنسے اہل تجربہ ظنی تقریبی حکم کرتے اور ٹھیک بھی پڑ جاتے ہین مگر اصلا کوئی قرینہ گمان تیار

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لیگئے مگر بعد اسکے کہ یہ پانچون
غیب حضور کو اللہ تعالے نے بتا دیے علامہ شنوانی نے جمع النہایہ مین اسے بطور حدیث
بیان کیا اوسی مین بعض مفسرین سے نقل فرمایا ان پانچون کو بذات خود سوا خدا کے
کوئی نہین جانتا اللہ کے بتانے سے بعض بندے بھی جانتے ہین ابریز شریف مین حضرت
سیدی عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ان
پانچون غیب سے کچھ بھی مخفی نہین اور کیونکر حضور پر مخفی ہون حالانکہ امت کے ساتون
قطب انکا علم رکھتے ہین اور وہ غوث سے نیچے ہین تو کجا غوث پھر کہان حضور اقدس
جن سے سب کچھ ہے اوسی مین حضرت موصوف سے ہے یہ پانچون غیب کیونکر حضور
اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر پوشیدہ رہین حالانکہ حضور کی امت کے کوئی صاحب تصرف
ولی تصرف نہین کرسکتا جبتک ان پانچون کو جان نہ لے۔ قرآن عظیم نے فرمایا زمین
آسمان کے سب غیب لوح محفوظ مین لکھے ہین امام نسفی نے مدارک مین فرمایا
لوح کو اللہ عزوجل نے مبین اسلیے فرمایا کہ ملٰئکہ جو اوسے دیکھتے ہین اونھین اوس
مکتوبات کا علم دیتی ہے علی قاری نے مرقاۃ مین فرمایا سب ہونے والی باتین لوح
مین لکھدینے کی حکمت یہ ہے کہ ملٰئکہ اوسے دیکھکر غیب کا علم پائین شاہ عبد العزیز صاحب
تفسیر مین لکھتے ہین لوح محفوظ پر اولیا کو بھی اطلاع ہوتی ہے بعض اولیا سے اوسکا
مطالعہ بہ تواتر ثابت ہے امام شطنوفی وغیرہ ائمہ نے بسند صحیح حضور سیدنا غوث
اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا میری آنکھ لوح محفوظ مین ہے علامہ
تفتازانی شرح مقاصد مین فرماتے ہین آیت کے ایک معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے
قیامت کا علم کسی کو نہین دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولون کے اور کچھ دور نہین
کہ بعض رسولون کو وقت قیامت کا علم عطا فرمائے بلکہ امام قسطلانی نے
شرح صحیح بخاری مین فرمایا کوئی نہین جانتا قیامت کب ہوگی مگر اللہ کے چنے ہوئے

تفسیر سورۂ رعد ۱۲ منہ

اولیا ومین دوسرے غیوب خمسہ کا علم
ہر غوث وقطب کو عطا ہونا ثابت ہے

وغیرہ اولیا کو لوح محفوظ کا علم

انبیا کو وقت قیامت کا علم

رسول کا۔ اللہ اونکو اپنا جو غیب چاہے بتاتا ہے اولیا کہ اونکے پیرو ہین اونسے علم لیتے ہین بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب تفہیمات الٰہیہ مین خود اپنی نسبت لکھتے ہین کہ اونھین وقت قیامت کا اجمالی علم دیا گیا جو بھولا بھولا خواب سا ہوگیا جب ایسون کے لیے یہ ہے تو سبحن اللہ کیا شان مصطفےٰ وعلم مصطفےٰ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حاشیہ فتح المبین اور فتوحات الٰہیہ شرح ازلعین امام نووی مین رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو علم قیامت ملنے کے بارہ مین ہے حق یہ ہے جیسا کہ ایک جماعت علما نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حضور سے جو کچھ مبہم رکھا تھا دنیا ہی مین سب کا علم حضور کو عطا فرما دیا علامہ عشماوی نے شرح صلاۃ احمدیہ حضرت سید احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالے عنہ مین فرمایا یہی صحیح ہے والحمد للہ رب العلمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی ؐ
عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفےٰ احمد رضا خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۂ تصدیقات و تقریظات حضرات علمائے کرام مکہ معظمہ دامت برکاتہم

اعلیحضرت شیخ العلما قدوۃ العظما سید علامہ محمد سعید بابصیل مفتی شافعیہ

بعد حمد و نعت مین نے فاضل کامل میرے سردار احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ دیکھا مولف کامل سردار مذکور خود بھی ثنائے جمیل کے مستحق ہین اور انکا رسالہ مذکورہ بھی تین وجہ سے اولا وہ اوس قطر کے سردار علما ہین اور علوم شریعت

فائدہ مصنف نے علمائے حرمین

کے اصول وفروع مین محقق ومدقق ثانیاوہ حضور سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال تعظیم کماینبغی بجالاتے اور اوسمین کوشش رکھتے ہین خصوصاً حضور کے بے انتہا علم غیب مین کہ مکنونات لوح محفوظ وعرش وعوالم علویہ وغیرہا ہین جیسا کہ اس رسالہ مین مبرہن اور علمائے سلف وخلف کے اقوال سے روشن کیا ثالثاً باآنکہ یہ رسالہ اپنے حج ۱۳۲۳ھ مین تھوڑے وقفہ مین لکھدیا محکم لکھا اور دلائل ومباحث کا بسط کیا حتی کہ علماے حرمین نے اوس رسالہ کی جلیل وقعت فرمائی اور اوسپر تقریظین لکھین اور یہ اعزاز بھی مصنف کی قدر سے کم ہے اسی سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ وہابیہ اور حاسدین جو اوسپر اعتراض کرتے ہین گمراہ ہین یہ ہی جو اس امام کامل کی نصرت مین مجھے متیسر ہوا سے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا محمد سعید بابصیل مفتی شافعیہ شیخ العلما بمکہ معظمہ نے

(مہر: محمد سعید بابصیل)

کبیر العلماء اقدس حضرت شیخ الائمہ علامہ احمد ابو الخیر مرداد

بعد حمد ونعت مین نے یہ رسالہ کمال غور سے دیکھا اوسے نہایت حسن وتحقیق واتقان مین پایا اوسکے بیان سے دلون کی کلی کھل گئی اور اوسکی دلیل آسمان تحقیق پر بلند ہوئی اور کیون نہ ہو کہ وہ اوس عالم علامہ امام زمانہ کی تصنیف ہے جو اس زمانے مین تمام مصنفون کا سردار وامام ہے اور وہ جس نے مصنف پر ادعائے مساوات علم الٰہی وعلم نبوی وغیرہ اکاذیب کی تہمت رکھی جو رسالہ دیکھے گا صاف کہدیگا کہ وہ بہتان محض جھوٹ ہین افترا وکجی وگمراہ گمری سے خدا کی پناہ

(مہر: احمد ابو الخیر مرداد ۱۲۹۷)

والاحضرت رئیس العلماء علامۃ الشیخ صالح کمال مفتی حنفیہ سابقاً و

حضور کے لیے تمام غیب مین علوم لوح محفوظ بھی داخل

تفصیل ... صفحہ ۱۱ سطر ... مصنف ... موجود ہین

... صفحہ ۱۱ سطر ... تک

مصنف ... صفحہ ۱۰ سطر ... تک مضمون ...

امام ومدرس مسجد الحرام حالا

بعد حمد ونعت وہ جو اہل زور وبہتان نے دعوے مساوات وغیرہ کا مؤلف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ پر اتہام کیا رسالۂ مذکورہ مین اوسکا کہین پتا نہین بلکہ صراحۃً اون فاجر دروغون کا رد ہی وہ مدعی سرکش خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حسد رکھتے ہین مصنف کا اللہ نگہبان ہو جو تشنیعین وہ لوگ انپر کر رہے ہین وہ خود ہی اونکے مستحق ہین اللہ نے اونکے دلون پر مہر کردی کیا وہ رسوائی وعذاب اونکے باز آنے کو بس نہوا جو مکہ معظمہ مین اس رسالہ کی تصنیف سے مخالفون پر پڑا کہ تمام پیٹھ پھیر کر اوس حال سے بھاگے جس حال سے اونکا استاد (ابلیس) اذان سنکر بھاگتا ہے (یعنی گوز زنان) الٰہی اکابر علما کی شان مین بیہودہ بکنے سے تیری پناہ۔ الٰہی اس استاذ کبیر وعالم محقق ماہر کی عمر دراز کر اور اوسے افزونی وبرکت کے ساتھ ہمیشہ رکھ کر اون بدمذہبون کے گلے مین پھندا اور کانٹا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قدر نہین کرتے مصنف کے علوم لدنیہ وفیوض وکمالات مین ترقی بڑھا اور اوسکے علمون کا ہمین فیض پہنچا جسکے سبب ہم تیری رضا پائین اور مسند دوس برین مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہمسائگی آمین

(مہر: محمد صالح کمال)

والا حضرت علامہ مفتی حنفیہ مولنا عبد اللہ سراج

حمد ونعت کے بعد اللہ ہی کا شکر ہے جس نے ہر زمانے مین دین کے مجدد پیدا کیے اور بیشک وشبہ نہین ہے یہ علامہ فہامہ ملک العلما مصنف الدولۃ المکیہ ہین مین نے یہ رسالہ دیکھا مصنف نے ہدایت کا رستہ روشن کردیا یہ اللہ کی دین ہے جسے چاہے دے۔ جو اسے دیکھیگا یقین کریگا کہ دعوی مساوات وغیرہ جھوٹ جو مصنف کی طرف کسی نے نسبت کیے سب محض دروغ ہین اللہ مصنف کو بہتر

جزائے اور اوسکے حاسدونکو ہلاک کرے آمین

حضرت علامہ مفتی مالکیہ مولنا محمد عابد بن حسین

بعد حمد و نعت مین نے عالم علامہ حضرت احمد رضا خان کا یہ رسالہ بغور کامل دیکھا اوس نے صاف بتایا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم غیب علم آلہی کے فیض سے ہے جھوٹون نے جو افترا کیے رسالہ اونکے پاس ہو کر نہ نکلا اللہ تعالی اسلام و مسلمین کیطرف سے مصنف بینظیر کو جزا خیر دے

حضرت علامہ مفتی حنبلیہ عبد اللہ حمید

حمد و نعت کے بعد مین نے یہ رسالہ دیکھا جسے ہر سردار نے قبول کیا اوسکے آفتاب دلائل نے ہر تاریکی مٹا دی اور اوسکی ہدایت کے انوار اس امت پر چمک اوٹھے اوسے دیکھکر مین ایکہزار دس بار حمد آلہی بجالایا کہ اوس نے اس عالم محقق مدقق کے وجود سے ہمپر احسان کیا ہمیشہ اوسکے عمل کا پھل بارگاہ آلہی مین مقبول رہے۔ آمین

حضرت علامہ علی صدیق کمال حنفی مدرس مسجد الحرام

بعد حمد و نعت مین نے رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ دیکھا وہ اوس بناوٹ اور بہتان سے خالی ہے جو اس عالم بلند ہمت کی طرف لوگون نے نسبت کیے کیسا عالم جس سے اللہ نے اس زمانے مین مسلمانون کی فریاد رسی کی کہ اوس نے خارجی وہابیون دوزخ کے کتون کا رد کیا جو یہود و نصاری و مشرکین سے بھی زیادہ اسلام کے حق مین مضر اور نام کے مسلمان نرے کافر ہین اللہ اونکی

نا بتیان الرسل کی علم غیب

مصنف کا وجود علما پر احسان ہے

نا بتیان الرسل کی علم غیب

علی بن صدیق کمال

بلاؤن سے بچائے

حضرت علامہ سید اسمٰعیل افندی حافظ کتب حرم شریف

بعد حمد و نعت ہمارے شیخ علامہ مجدد و جلہ اساتذہ کے استاذ حضرت مولوی احمد رضا خان جب ۱۳۲۳ھ مین مکہ معظمہ پہنچے بدمذہبون نے بعض مفسد فاسقون کی مدد سے دربارۂ علم نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اونکے پاس سوال بھیجا اور یہ سمجھے کہ وہ قصد سفر پر ہین اور یہان اونکے پاس کوئی کتاب نہین جواب دے سکین گے مولٰنا کی اللہ تائید کرے وہ جواب لکھا کہ ہر مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی اور ہر کافر فاسق گمراہ ذلیل و خوار ہوا اب کئی برس کے بعد سُنا کہ کسی نے کذب و زور و فسق و بہتان و فجور سے یہ ادعا کیا کہ حضرت نے اپنے رسالہ مذکورہ مین رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کو غیر متناہی بالفعل سے متعلق مانا اور باستثنائے ذات و صفات علم الٰہی کے مانند جانا۔ حاشا للہ کہ ہمارے شیخ مذکور نے انمین سے کچھ کہا ہو۔ اونکا رسالہ ہمارے پاس موجود ہے جسمین اونھون نے جابجا اس ادعا کے خلاف تصریحین کی ہین (پھر متعدد مقامون سے دس عبارتین الدولۃ المکیہ کی نقل فرمائین جو اون ادعاؤن کے صریح بہتان ہونے پر دلیل روشن ہین۔ پھر فرمایا) ہمارے شیخ مذکور حضرت احمد رضا خان کا رسالہ شیخ صالح کمال مفتی مکہ نے بحکم شریف دربار شریف مین بر سر مجلس پڑھا سر گروہ طائفہ والے وہابی علما بھی اوسوقت حاضر تھے سب سرنگون اور مبہوت ہوکر رہ گئے اور اللہ تعالےٰ نے اونکی ناکین خاک مین رگڑکر مولٰنا حضرت مذکور کو عزت بخشی چارطرف سے علما و طلبہ اونپر حلقہ کرتے کوئی مسئلہ پوچھتا کوئی کسی سوال مین قول صحیح دریافت کرتا کوئی اجازت کا طلبگار کوئی اشارہ کا خواستگار جب تک وہ مکہ مین رہے یہی حال رہا اور جب قصد زیارت حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا راستہ سخت دشوار ہورہا تھا

اللہ تعالے نے برکت نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اونکے لیے آسان کردیا علمائے مکہ رخصت کرنے کو اونکے ساتھ آئے اللہ تعالی اونکو ہمارے دونون جہان کا ذخیرہ بنائے

(مہر: ١٢٩٢)

حضرت سید ابوحسین مرزوقی امین الفتوی

حمد ونعت کے بعد مین نے رسالہ الدولۃ المکیہ دیکھا اوسکی روشن دلیلین دلونکو شگفتہ کرتی ہین اور جنھون نے ادعا کیا کہ اس تصنیف جلیل مین علم الٰہی وعلم نبوی مین مساوات مانی ہے وہ سب جھوٹے ہین بلکہ حضرت مصنف نے اون مین جابجا دونون علمون مین فرق عظیم کی تصریح کی ہے اللہ مولٰنا مصنف کو سب سے بہتر جزا دے کہ اونھون نے ہمیں مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے سچے یقینی اوصاف ظاہر کیے

حضرت مولٰنا عمر بن ابی بکر باجنید امین الفتوی

الحمد للہ ہی کو حمد ہے اور درود وسلام حضور رحمۃ للعلمین اور اونکے آل واصحاب وتابعین خصوصاً ائمۂ اربعہ اور ذکر متبعین علمائے اہل مؤیدان دین خصوصاً استاذ ماہر کامل حضرت احمد رضا پر کہ اس عظیم رسالے اور بڑی نعمت کے مصنف ہین جو اون خلاف شرع باتون سے خالی ہے کہ پاجی حاسدون اور کمینہ جاہلون نے جنکا ادعا کیا اللہ تعالے اس امام کا نگہبان ہو اور مخالفان اہل سنت کی گردنون کے لیے اوسے تیغ بران کرے

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید ١٢٩٦)

حضرت مولٰنا علی بن حسین امام مالکیہ ومدرس حرم

حمد ونعت کے بعد مین نے الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کی چمکتی جلی لکھی آوے

آیات قطعیہ سے مزین پایا اوسکی روشن تحقیقات کی صبح نے حق راست کر آسمان سے کاذبون کی باطل باتون کی رات دور کردی اوسمین کچھ عیب نہین سوا اسکے کروہ حق کا راستہ بتاتا اور اپنے مصنف کے فضائل مشہور کرتا ہی اور کیون نہو کروہ سب اہل ہدایت کے احمد اور سرداران محققین کی رضا ہین اونکی تحقیقات پسندیدہ کا آفتاب ملت محمدیہ کے آسمان مین ہمیشہ بلند رہے

جناب مولٰنا جمال بن امیر بن حسین مدرس و امام

بعد حمد و نعت مین نے الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ دیکھا اوسے وہبی آیتون سے مزین پایا اور کیون نہو کہ وہ علامہ یکتا سید امجد ہمارے شیخ حضرت احمد رضا خان کی تالیف ہی فریب و افترا والون نے جو ادعائے مساوات اوسکی طرف نسبت کیا ہی رسالہ مین اوسکا صریح رد ہی ان جھوٹون کی اوسکی طرف نسبت بہتان ہے

حضرت علامہ اسعد دہان مدرس حرم محترم

حمد و نعت کے بعد مین نے الدولۃ المکیہ دیکھا کہ امام معظم میرے سردار میرے شیخ میرے پیشوا حضرت احمد رضا خان کی تالیف ہی ایسا تصنیف کرنا اتفاق سے کسی کو نصیب ہو آسمان تحقیق مین اوسکی دلیل چمک رہی ہی پاجی حاسدون اور کمینہ جاہلون نے جو خلاف شرع باتون کا ادعا کیا مولف حفظہ اللہ کا دامن و اوسے پاک ہی اونھون نے خود اس رسالے مین جا بجا تصریح کی ہی کہ علم الٰہی و علم نبوی مین واضح فرق ہی اور علم مخلوق کتنا ہی کثیر ہونہ ہوگا مگر متناہی بخلاف علم الٰہی اور کسی مخلوق کا علم معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا شرعاً و عقلاً محال ہی اور اسکے سوا اور تصریحات مگر حاسدین اس صریح افترا اور قبیح بہتان سے خدا کا نور بجھانا چاہتے ہین

اور اسکا اپنا نور پورا ہی کریگا اگرچہ برا مانین کافر یہ شیطان کے گروہ مین

اسعد دھان

حضرت مولنا عبد الرحمن دہان مدرس حرم شریف

حمد و نعت کے بعد مین نے الدولۃ المکیہ کی موتیون کی لڑی دیکھی جو عالم بحر میرے شیخ میرے پیشوا حضرت احمد رضا خان کی تالیف ہے اوسکی تحقیق کے آفتاب چمک اوٹھے وہ رسالہ علم الٰہی و علم نبوی مین کمال فرق بتا رہا ہے اوسمین تصریح ہے کہ علم ذاتی و علم مطلق خاص خدا کے لیے ہین بندون کو صرف مطلق علم عطائی ہے اور یہ کہ معلومات الٰہیہ کا احاطہ مخلوق کو محال ہے اور یہ کہ علم الٰہی مین غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار ہین بلکہ ہر ذرہ مین اوسکے لیے غیر متناہی علم ہین اور محال ہے کہ مخلوق کو کسی وقت غیر متناہی علم ملے۔ اور انکے سوا اور عبارتین جو شہادت دے رہی ہین کہ گمراہ ملحدون نے جو باتین مؤلف کی طرف نسبت کین یہ اونسے بری ہین اللہ اون گمراہون کو رسوا کرے اور ٹھیک ذلت و خواری کے ٹھکانے مین اونکو جگہ دے

عبد الرحمن دہان ۱۳۰۲

حضرت علامہ محمد بن یوسف الخیاط

بعد حمد و نعت مین نے یہ رسالہ دیکھا کہ اپنے مصنف کے محقق مدقق ہونے کی گواہی دے رہا ہے مین نے اوسکا میدان اون افتراؤن سے پاک پایا جو طعنہ زنون نے اوسکی طرف نسبت کیے ہان اند حاسد جبکہ مناظرہ نہ کر سکا دل سے جھوٹ گڑھا اور مکابرہ کیا اور نہ جانا کہ وہ اس سے اور بھی ذلیل ہوا کیا تباہ زمانہ ہے جسمین ایسے افترا چل جائین اللہ دل کی آنکھین کھولے اور اس فاضل غیور کی مدد فرمائے اور اسکے مخالفون کو اندھیریون سے نکال کر نور مین لائے

محمد یوسف خیاط

حضرت علامہ محمد صالح بافضل مدرس حرم و امام شافعیہ

حمد الٰہی و نعت حضور عالم ماکان و مایکون کے بعد مین نے یہ رسالہ دیکھا جس سے
گمراہون کے شبہے مٹ گئے اوسکے دلائل کی تلوارین بے دینون کے عمامے
پر کھنچین اور اوس نے وہابی شیطانون کے شبہے گرادیئے مصنف نے مسلمانون
کی گردنون مین نعمتون کی ہیکلین ڈالین اور اس مضبوط تصنیف سے دین کی مدد
کی جس نے مخالف کے اس ادعا کی کھوٹ ظاہر کردی کہ رسالہ مذکورہ مین علم الٰہی
و علم نبوی مین دعوی مساوات ہے حاشا و کلا۔ کیا خدا کا نور بجھانا چاہتے ہین اور اللہ کو
اپنا نور پورا کرنا۔ پڑے برا مانین مشرک۔ ہان جبکہ اس عجالہ نے مخالف کی فضیحت
عقلا مین مشہور کردی اور اس تیغ برہنہ سے اوسکا ارادہ اوندھا ہوگیا تو اوسے
کچھ بن نہ آئی سوا اس دعوی مساوات کے جس سے اوسے فضیحت پر فضیحت
بڑھی اللہ اوسے اوسکی سزا کو پہنچائے اور ہم مصنف کا شکر کیا ادا کر سکتے ہین سوا
دعا کے اونکی عزت و سعادت ہمیشہ مخدوم رہے۔ محمد صالح بن محمد بافضل

جناب مولٰنا شیخ احمد مکی امدادی مدرس و بانی مدرسہ احمدیہ

حمد و نعت عالم ماکان و مایکون کے بعد الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کو جب ملک العلما
امام مجدد نے آخر سنہ ١٣٢٣ مین یہان مکہ معظمہ مین تصنیف فرمایا اور علمائے کرام کرنے
شہادتین دین کہ مصنف نے وہ علم ظاہر کیا ہے جسکے انوار چمک اوٹھے وہ سب ہمارے
سامنے واقع ہوا۔ مین نے مخالفون کا ابتدا مین سخت جوش بھی دیکھا تھا اور
اونکے سوال بھیجنے کے دو ہی روز بعد جو یہ مبسوط دلکشا رسالہ آیا اوسوقت بھی
اونکی حالت دیکھی گویا وہ گدھے ہین بدکے ہوئے کہ شیر کو دیکھکر بھاگے جو اعزاز
اللہ عزوجل نے مصنف کو یہان عطا کیا دیکھنا کیا معنے ہمارے کانون نے بھی نہ سنا
کہ اوسکے کسی کو ملا ہوا اکابر علمائے امجاد نے اونسے سندین لین اور استفادے کیے اور

سخت خواہشمند تھے کہ کسی طرح سال دو سال ہی یہان اقامت فرمائین کہ ہم استفادہ کرین حاسدون کو جب کچھ نہ بنی تو کئی سال کے بعد یہ افترا گانٹھے کہ اونھون نے معاذ اللہ مساوات علم الٰہی و علم نبوی کا دعوے کیا ہو صرف علوم متعلقہ ذات وصفات کا استثنا کیا ہو فقط قدوم و حدوث کا فرق رکھا ہو علم نبوی غیر متناہی بالفعل کو محیط مانا ہو حالانکہ رسالہ کی متعدد نقلین یہان علمائے کرام کے پاس موجود ہین صرف یہی نہین کہ اوسمین ان بہتانون کا پتا نہ ہو بلکہ اوسمین جا بجا ان تمام جھوٹی خرافات کا بالتصریح رد ہو مگر جسے خدا نور نہ دے اوسکے لیے نور کہان اور یہ خدا کی قسم کمال مصنف و جمال تصنیف کی ایک اعلیٰ شہادت ہو جس سے مخالفین کے مونہ مین ایسا پتھر دیا کہ جھوٹے ملعون افترا اون کے سوا کچھ بن نہ پڑا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

حضرت مولنا شریف جلیل الجاہ سید عبد اللہ زینی دحلان مکی جیلانی امام شافعیہ و مدرس مسجد الحرام

بعد حمد و نعت ۔ میری خوش نصیبی کہ یہ کتاب بمثال الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ دیکھی ۔ پاکی ہو اوسے جس نے مؤلف کو کمالات فضائل سے مخصوص فرما کر اس زمانہ فتن کے لیے چھپا رکھا تھا ! اسلیے اونھین دین کی نصرت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کے لیے ہمیشہ رکھے یعنی علوم کے روشن چاند حلال مشکلات امام میرے شیخ میرے مستند میرے سید میرے استاذ حضرت احمد رضا خان اللہ اونکے وجود سے سارے جہان کو بہرہ مند کرے بعض گمراہون نے جو اس رسالے پر افترا اوٹھائے تھے علمائے مدینہ نے تحقیق کے لیے رسالہ کی نقل طلب کی اکرم مکرم فاضل عزیز برادرم جناب سید حسین مدنی

طرابلسی خلف سید مرحوم علامہ عبد القادر طرابلسی حنفی نے اسکی نقل فرمائی اور مین نے مصنف کے اصل نسخہ سے اوسکا مقابلہ کیا جس پر مفتیان مدینہ منورہ حضرت علامہ عثمان داغستانی وحضرت ہمام تاج الدین الیاس کی تقریظین تحریر ہین وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

(مہر: عبد اللہ سید دحلان ۱۳۰۷)

والاحضرت مولٰنا تاج الدین الیاس مفتی حنفیہ بمدینہ طیبہ

حمد ونعت عالم علم اولین وآخرین کے بعد مین نے یہ شریف وروشن رسالہ الدولۃ المکیہ تصنیف عالم محقق حضرت شیخ احمد رضا خان بریلوی دیکھا اس مسئلہ مین اوسے یکتا کتاب مؤید بتائید ملک وہاب پایا اللہ مصنف کو سب سے بہتر جزا دے

(مہر: محمد تاج الدین الیاس ۱۲۵۱)

اعلیحضرت علامہ عثمٰن بن عبد السلام اول مفتی حنفیہ بمدینہ منورہ

حمد اوس خدا کو جس نے اس دین کے نگہبان امام پیدا کیے اور اپنے نور ہدایت سے پوشیدگیان واضح کرنے والے علمائے اسلام چنے اونھین مین سے عالم اجل علامہ احمد رضا بریلوی صاحب فضل کثیر ہین میری آنکھین اس رسالہ کے نور سے روشن ہوئین اوسے روشن آیتون اور اہل سنت کے صریح قولون سے مرصع پایا حق ظاہر ہوا اور باطل شادا ۔ منکر کا نرا جاہل ہونا کھل گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بکثرت غیب بتائے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا یہ خاصہ یعنی غیب بتانا ہر کتاب مین مسطور ہے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اپنے قلم سے فقیر عثمٰن بن عبد السلام داغستانی مفتی مدینہ منورہ نے

(مہر: عثمان بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۸)

افتائے حرمین کا تازہ عطیہ

فاضل بریلوی کو حجاز مقدس سے وطن واپس آئے چار برس سے زائد بیت چکے تھے۔ اس دوران مخالفین نے مسئلہ علم غیب پر بعض تحریریں شائع کیں، جن میں آپ پر افتراء کیا کہ دولۃ مکیہ میں نبی ﷺ کے علم کو علم الٰہی کے برابر بتایا ہے، صرف قدیم وحادث کا فرق رکھا ہے، فقط ذات وصفات الٰہی کو مستثنیٰ کیا ہے اور جمیع معلومات غیر متناہیہ بالفعل کو محیط مانا ہے، علم الٰہی کے ساتھ اس احاطہ کی خصوصیت کا انکار کیا ہے، لہٰذا علماء حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت پر حکم کفر لکھا ہے۔

اس پر مرکز بریلی سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں اس دعویٰ کا ایک ہفتہ کے اندر ثبوت پیش کرنے والے کو پانچ سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا گیا، پھر ایک اور اشتہار کے ذریعے تین ہفتہ کی مہلت کے ساتھ تین ہزار روپے انعام کی پیش کش کی گئی، لیکن یہ معیاد بھی گزر گئی۔

اب مولانا سید محمد عبدالرحمٰن قادری رضوی بیٹھوی نے اردو دنیا کو حقائق سے باخبر کرنے کے لیے قلم اٹھایا اور ۹ رشعبان ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء کو دولۃ مکیہ نیز اس پر اٹھارہ علماء مکہ مکرمہ اور دو علماء مدینہ منورہ یعنی کل بیس تقاریظ کا مختصر اردو ترجمہ کیا، جسے اسی برس بریلی سے 'افتائے حرمین کا تازہ عطیہ' کے تاریخی نام سے اٹھائیس صفحات پر شائع کیا گیا، جس کی معرفت اسلامیانِ ہند پہلی بار دولۃ مکیہ کے اہم مندرجات سے آگاہ ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں لاہور سے شائع ہونے والے اردو رسالہ 'القول السدید' نے اسے پھر سے اپنی ماہانہ اشاعت میں طبع کیا۔[۲۲۹]

افتائے حرمین کی اہمیت آج بھی دو پہلو سے برقرار ہے، اوّل یہ کہ دولۃ مکیہ سے وابستہ اکثر علماء وافراد کی زندگی میں شائع ہوئی، دوم یہ کہ اس میں سلسلہ چشتیہ کے مرشد کبیر حاجی امداد اللہ بن محمد مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء)[۲۳۰] کے خلیفہ

مولانا احمد بن محمد ضیاء الدین بنگالی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ کا مختصر اردو ترجمہ درج ہے[۲۳۱] جو دولۃ مکیہ کے مطبوعہ ایڈیشن ودیگر کتب میں دست یاب نہیں۔